S_1997_3_52_55

عدالت عظمیٰ رپوٹس 1997 ایس یو پی پی 3 ایس سی آر

پنجاب نیشنل بینک

بنام۔

کے۔سی۔چوپرا اور دیگر

24 جولائی 1997

سوجتا۔وی۔منوہر اور ایم۔جگنادھا راؤ، جسٹسز

سروس کا قانون:

پنجاب نیشنل بینک (آفیسرز) سروس ریگولیشنز،1979:

ریٹائرمنٹ-بینک آفیسر-ریٹائرمنٹ کی عمر-ضابطے جو 1969-7-19 سے پہلے بھرتی کرنے والوں کے لیے 60 سال کے طور پر ریٹائرمنٹ کی عمر فراہم کرتے ہیں،اور مذکورہ تاریخ کو یا اس کے بعد بھرتی ہونے والوں کے لیے 58 سال-اپیل کنندہ جو 10.3.1970 پر ڈیپوٹیشن پر بینک میں شامل ہوا اور 10.3.72 سے بینک کی خدمات میں شامل ہوا 58 سال کی عمر میں ریٹائر ہوا تھا-ریٹائرمنٹ کا حکم درست تھا-آئین کا آرٹیکل 14 اس صورت حال پر لاگو نہیں کیا جا سکتا جہاں اس کا فائدہ جیسا کہ دعوی کیا گیا ہے وہ بھارت کا آئین کے قانون کے منافی ہوگا-آرٹیکل 14۔

کے۔کے۔ٹنڈن بنام پنجاب نیشنل بینک اور دیگر (1997) جلد۔6 ایس سی پی۔488،منظور شدہ۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار:1992 کی دیوانی اپیل نمبر 1136۔

1990 کے سی ڈبلیو پی نمبر 1288 میں دہلی عدالت عالیہ کے مورخہ 27.11.91 کے فیصلے اور حکم سے۔

این۔بی۔شیٹی اور محترمہ میرا ماتھر جے بی ڈی اینڈ کمپنی کے لیے، اپیل کنندہ کے لیے

جواب دہندگان کے لیے آر۔ایل۔ٹنڈن، اجے ٹنڈن اور اشوک کے۔مہاجن۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

مدعا علیہ اس وقت حکومت بھارت کی چھوٹی صنعتوں کی ترقیاتی تنظیم میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر تھا۔وہ

10.3.1970 پر اپیل کنندہ بینک میں ڈیپوٹیشن پر گئے۔ڈیپوٹیشن کی مدت ختم ہونے پر، اسے 10.3.1972 سے اپیل کنندہ-بینک کی مستقل خدمت میں شامل کرلیا گیا۔اپیل کنندہ بینک کی طرف سے جاری کردہ 16.3.1972 کا خط یہ بتاتا ہے کہ اسے 10.3.1972 سے افسر گریڈ 'B' کے زمرے میں بینک کی مستقل خدمت میں شامل کیا گیا ہے۔اس خط کی شق 2 میں کہا گیا ہے کہ بینک وقتاً فوقتاً افسران اور ان کی سروس کی شرائط سے متعلق قواعد پر نظر ثانی کا حق محفوظ رکھتا ہے۔حکومت بھارت،صنعت اور شہری رسد کی وزارت نے اپنے خط کی تاریخ 12.5.1975 کے ذریعے 10.3.1972 سے اپیل کنندہ-بینک کی خدمت میں عوامی مفاد میں مدعا علیہ کو مستقل طور پر ضم کرنے کے لیے صدر کی منظوری سے آگاہ کیا۔اس کے مستقل طور پر ضم ہونے پر،حکومت سے پنشن/گریجوئٹی کے لیے مدعا علیہ کی اہلیت بھی منظوری کے خط میں بیان کی گئی تھی۔منظوری کے خط میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ مستقل انضمام کی تاریخ سے مدعا علیہ بینک کے متعلقہ ملازمین کے لیے قابل قبول تمام فوائد کا حقدار ہوگا اور وہ ہر لحاظ سے اپیل کنندہ بینک کے قواعد کے مطابق چلتا رہے گا۔

1979 میں،حکومت بھارت نے قومی بینکوں کے ملازمین کی سروس کی شرائط سے متعلق کچھ رہنما خطوط جاری کیے جس کے مطابق اپیل کنندہ بینک نے پنجاب نیشنل بینک (آفیسرز) سروس ریگولیشنز، 1979 وضع کیے۔ان ضوابط کے تحت، یہ مندرجہ ذیل فراہم کیا گیا تھا: "

1 .19 جولائی 1969 سے پہلے بھرتی/ترقی یافتہ بینک کا افسر ملازم 60 سال کی عمر مکمل ہونے پر ریٹائر ہو جائے گا۔

2 .19 جولائی 1969 سے پہلے بھرتی کیا گیا لیکن 19 جولائی 1966 کو یا اس کے بعد افسر کے طور پر ترقی پانے والا بینک کا افسر ملازم 60 سال کی عمر مکمل ہونے پر ریٹائر ہو جائے گا۔

3 . 19 جولائی 1969 کو یا اس کے بعد ایوارڈ اسٹاف یا افسر ملازم کے طور پر بھرتی ہونے والا بینک کا افسر ملازم 58 سال کی عمر مکمل ہونے پر ریٹائر ہو جائے گا۔

ان ضابطوں میں تاریخ 19.7.1969 کا حوالہ اپیل کنندہ-بینک کی قومی کاری کی تاریخ تک ہے۔اپیل کنندہ بینک کی قومی کاری سے پہلے،اس کے اپنے سروس کے قواعد وضوابط 60 سال کی عمر میں اس کے افسر ملازم کی ریٹائرمنٹ کے لیے مقرر کیے گئے تھے۔قومی کاری کے بعد،حکومتی رہنما خطوط کے مطابق، نئے ضوابط میں افسر ملازمین کے لیے ریٹائرمنٹ کی عمر 58 سال مقرر کی گئی ہے۔لہذا ضابطوں میں کہا گیا ہے کہ جن افسران کو قومی کاری سے پہلے بھرتی کیا گیا تھا وہ 60 سال کی عمر مکمل ہونے پر ریٹائر ہوں گے جبکہ

بینک کے افسر ملازمین جو 19.7.1969 کے بعد ملازم تھے وہ 58 سال کی عمر مکمل ہونے پر ریٹائر ہوں گے۔ چونکہ مدعا علیہ 10.3.1972 پر اپیل کنندہ-بینک کی خدمت میں شامل تھا، اس لیے وہ 58 سال کی عمر میں 30.4.1990 سے ریٹائر ہوا تھا کیونکہ اس نے 7.4.1990 پر 58 سال مکمل کیے تھے۔

ایسا لگتا ہے کہ ایک ایچ سی ناکرا کے معاملے میں جو اصل میں اسٹیٹ ٹریڈنگ کارپوریشن میں ملازمت کر رہا تھا لیکن بعد میں اپیلینٹ بینک میں شامل ہو گیا تھا، وزارت خزانہ کو دی گئی نمائندگی پر یہ فیصلہ کیا گیا کہ چونکہ اسٹیٹ ٹریڈنگ کارپوریشن کے ساتھ ساتھ اپیلینٹ بینک دونوں نے بینک میں ناکرا کی تقرری کو نئی بھرتی کے بجائے لیٹرل ٹرانسفر کا معاملہ سمجھا تھا، اس لیے اسے 60 سال کی عمر میں ریٹائرمنٹ کا فائدہ دیا جانا چاہیے۔ وزارت خزانہ کی منظوری سے مراد مختلف امور ہیں۔ منتقلی کے وقت ریٹائرمنٹ کی موجودہ عمر 60 سال تھی۔ یہ ان اہم عوامل میں سے ایک ہو سکتا ہے جس نے افسر کو اپیل کنندہ بینک میں پوسٹنگ کی طرف راغب کیا تھا۔ ایک خصوصی کیس کے طور پر یہ فیصلہ کیا گیا کہ نکرا 60 سال کی عمر میں ریٹائر ہوں گے۔ وزارت خزانہ، محکمہ اقتصادی امور کی طرف سے منظوری کا خط جس کی تاریخ 8.4.1980 ہے ریکارڈ پر ہے۔ منظوری کے خط میں یہ بہت واضح طور پر کہا گیا ہے کہ یہ فیصلہ صرف شری ناکرا کے معاملے میں اس کے معاملے کے خصوصی حقائق پر لاگو ہوتا ہے اور اس کا مقصد عام طور پر لاگو ہونا نہیں ہے۔

مدعا علیہ کے فاضل وکیل کی طرف سے یہ سختی سے دعوی کیا جاتا ہے کہ چونکہ مدعا علیہ ناکرا کی طرح واقع ہے، اس لیے اسے 60 سال کی عمر میں ریٹائرمنٹ کا فائدہ دیا جانا چاہیے۔ انہوں نے نشاندہی کی ہے کہ شری ناکرا سے متعلق وزارت خزانہ کے منظوری کے خط میں جو کچھ عوامل بیان کیے گئے ہیں وہ ان کے معاملے کے ساتھ ساتھ ناکرا کے معاملے میں بھی مشترک ہیں۔ لیکن ایک اہم فرق ہے۔ شری ناکرا کے معاملے میں اسٹیٹ ٹریڈنگ کارپوریشن (اس کے پچھلے آجر) کے ساتھ ساتھ اپیل کنندہ بینک دونوں نے ناکرا کی تقرری کو لیٹرل ٹرانسفر کے معاملے کے طور پر لینے پر اتفاق کیا تھا جبکہ مدعا علیہ کے معاملے میں ایسا کوئی قرارداد نہیں ہے۔ اس کے برعکس، مدعا علیہ کا معاملہ واضح طور پر 10.3.1972 سے اثر کے ساتھ اپیل کنندہ-بینک میں جذب ہونے کا معاملہ ہے۔

مزید برآں ناکرا کے معاملے میں منظوری کے خط میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ نقرا کے معاملے کو ایک خصوصی کیس کے طور پر سمجھا جانا تھا نہ کہ عام اطلاق کے معاملے کے طور پر۔ ہمیں اس فائدے کی خوبیوں یا خامیوں پر غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے جو نکرا کو دیا گیا تھا۔ ہمیں جس چیز کی جانچ پڑتال کرنی ہے وہ یہ ہے کہ آیا اپیل کنندہ بینک کے ضوابط کو دیکھتے ہوئے، مدعا علیہ یہ دعوی کر سکتا ہے کہ ان ضوابط کے باوجود، اور جو وہ

تجویز کرتے ہیں اس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے، اس کے ساتھ وہی سلوک کیا جانا چاہیے جو نا کرا کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ آرٹیکل 14 کا اطلاق ایسی صورت حال پر نہیں کیا جا سکتا جہاں اس کا فائدہ جیسا کہ دعوی کیا گیا ہے، قانون کے منافی ہو۔ مدعا علیہ 19.7.1969 سے پہلے اپیل کنندہ- بینک کا ملازم نہیں تھا۔ وہ 60 سال کی عمر میں ریٹائرمنٹ کے فائدے کا دعوی نہیں کر سکتا۔ بینک کی طرف سے مدعا علیہ کو جاری کردہ تقرری کا خط بالکل واضح طور پر ظاہر کرتا ہے کہ اسے 10.3.1972 سے بینک کے ملازم کے طور پر ضم کیا گیا تھا۔ اپیل کنندہ بینک کے تمام قواعد وضوابط 10.3.1972 سے مدعا علیہ پر لاگو ہو گئے۔ اس لیے اسے 19.7.1969 سے پہلے بھرتی کیے گئے بینک کا ملازم افسر نہیں سمجھا جا سکتا۔

مدعا علیہ کے فاضل وکیل کی طرف سے یہ بھی دعوی کیا جاتا ہے کہ مدعا علیہ کا معاملہ سروس کے ضوابط سے باہر ہے کیونکہ اسے 19.7.1969 کے بعد بھرتی کیے گئے بینک کا افسر ملازم نہیں مانا جا سکتا۔ اس دلیل کو مسترد کیا جانا چاہیے۔ اس کے پچھلے آجر کے ساتھ اس کے روابط جذب ہونے پر منقطع ہو گئے اور وہ صرف 10.3.1972 سے بینک کا ملازم بن گیا۔

عدالت عالیہ، ہمارے خیال میں، نقرا کے کیس کی بنیاد پر مدعا علیہ کو 60 سال کی ریٹائرمنٹ کی عمر کا فائدہ دینا درست نہیں تھا۔ اسی عدالت عالیہ کے ایک اور ڈویژن بنچ نے کے کے ٹنڈن بمقابلہ پنجاب نیشنل بینک اور دیگر (سی ڈبلیو نمبر 2293/90) کے معاملے میں 28 اگست 1990 کے اپنے فیصلے کے ذریعے درخواست گزار کو اسی طرح کے فوائد دینے سے انکار کر دیا تھا۔ اس فیصلے سے خصوصی اجازت کی درخواست بھی اس عدالت نے مسترد کر دی تھی۔

نا کرا کے معاملے میں منظوری کا خط جس پر مدعا علیہ کی طرف سے سخت انحصار کیا جاتا ہے، شرائط میں کہا گیا ہے کہ نا کرا کے معاملے میں فیصلہ صرف اس کے لیے دستیاب ہے اور اس کا مقصد عام اطلاق کا نہیں ہے۔ اس لیے دوسرے اس فیصلے کی بنیاد پر اسی فائدے کا دعوی نہیں کر سکتے، خاص طور پر جب یہ فائدہ دینا ملازم پر لاگو سروس کے ضوابط کے منافی ہوگا۔

اس لیے اپیل کی اجازت ہے۔ عدالت عالیہ کے متنازعہ فیصلے کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

آر۔ پی۔

اپیل منظور کی جاتی ہے